جنگ بندی، اسلحہ کی ترسیل کا خاتمہ، افغانستان کے اندر مختلف قوتوں کے زیرِ کنٹرول علاقوں کی سرحدی صورت حال کا برقرار رہنا، مختلف دھڑوں کے زیر انتظام علاقوں میں عارضی قوانین کا نفاذ، کابل میں مخلوط عبوری حکومت کا قیام، اقوام متحدہ کی مدد سے ملک کے آئین کی تیاری اور صدارتی نظام کا استحکام۔

ڈاکٹر خدویا توف نے کہا کہ ازبکستان علاقے کے ممالک کی سربراہ کانفرنس بلائے گا جس میں طالبان، صدر ربانی اور جنرل دوستم کو بھی مدعو کیا جائے گا۔ انھوں نے پاکستان، ازبکستان اور افغانستان کے درمیان ایک کنفڈریشن کی تشکیل کی تجویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کی اس تجویز کو ازبکستان کی وزارتِ خارجہ کی منظوری حاصل ہے۔ اُنھوں نے بتایا کہ ازبکستان تاشقند اور ترمز سے ہرات تک ریلوے لائن بچھانے کا منصوبہ بنا رہا ہے جس سے ازبکستان، افغانستان، پاکستان، ایران اور ترکمنستان کے درمیان تجارتی سرگرمیوں کو فروغ حاصل ہوگا۔

جناب خدویا توف نے کشمیر میں بھارتی مظالم کی مذمت کی اور کہا کہ بھارت پاکستان پر دباؤ ڈالنے اور مسئلہ کشمیر سے توجہ ہٹانے کے لیے صدر ربانی کی مدد کر رہا ہے اور ربانی حکومت کے لیے تاجکستان کے راستے بگرام تک اسلحہ پہنچا رہا ہے۔ اس موقع پر اُنھوں نے انکشاف کیا کہ امریکہ علاقے میں چار نئی ریاستیں قائم کرنا چاہتا ہے۔ "خود مختار کشمیر"، افغانستان اور تاجکستان کے علاقوں پر مشتمل اسماعیلی ریاست "بدخشان"، پاکستان، ایران اور افغان بلوچوں کے لیے "عظیم تر بلوچستان"، اور مغربی افغانستان اور ایران کے کچھ علاقوں پر مشتمل ریاست "سیستان"۔ ڈاکٹر خدویا توف کا خیال تھا کہ امریکہ کی قوت کو اکثر بڑھا چڑھا کر بیان کیا جاتا ہے حالانکہ یہ وہی نام نہاد عالمی طاقت ہے جسے ویتنام کے بعد صومالیہ، سوڈان اور ایران میں بھی ہزیمت اٹھانا پڑی ہے۔

تنظیم برائے اقتصادی تعاون

ECO ازبک قیادت کی نظر میں

پاکستان اور ایران کی طرف سے اقتصادی تعاون کی تنظیم ECO کی چوتھی سربراہی کانفرنس میں تنظیم کے بعض غیر رکن ممالک پر نکتہ چینی کے خلاف ازبکستان نے ECO سے علیحدگی اختیار کرنے کی دھمکی دی ہے۔ ۱۳ مئی کو ترکمنستان کے دارالحکومت اشک آباد میں وسط ایشیائی رہنماؤں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ازبک صدر اسلام کریموف نے کہا "اگر بعض ممالک نے تنظیم کے غیر رکن ممالک پر الزام تراشیوں اور نکتہ چینیوں کا سلسلہ بند نہ کیا تو ازبکستان ECO سے علیحدگی

اختیار کرلے گا"۔ اُنھوں نے مزید کہا "ECO کو فوجی اور سیاسی بلاک میں تبدیل کیے جانے کا خطرہ درپیش ہے"۔

۱۹۹۱ء میں سوویت یونین کے زوال کے نتیجے میں آزادی حاصل کرنے کے بعد ازبکستان دوسری وسط ایشیائی ریاستوں کی طرح پاکستان، ایران اور ترکی کی قائم کردہ اقتصادی تعاون کی تنظیم ECO میں شامل ہوگیا تھا۔ ECO کے یہ تینوں بانی ممبر ممالک بالخصوص ایران اور پاکستان اپنے مسائل ECO کے سربراہی اجلاسوں میں اٹھاتے رہتے ہیں۔ پاکستان کشمیر پر بھارت کے غاصبانہ قبضے کے خلاف آواز اٹھاتا رہتا ہے اور ایران امریکہ کی طرف سے اس کے ساتھ روا رکھی جانے والی ناانصافی اور اس کے خلاف عائد کردہ اقتصادی پابندیوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا رہتا ہے۔ ان ممالک کی خواہش ہوتی ہے کہ دوسرے ممالک کے ساتھ ان کے تنازعات کے سلسلہ میں ECO میں شامل ممالک ان کی حمایت کریں اور ظلم و ناانصافی کے خلاف ان کا ساتھ دیں۔ بقول صدر کریموف ازبکستان چونکہ نوآزاد ملک ہے اور دیگر ممالک کے ساتھ تعلقات کے سلسلہ میں حساس ہے، اس لیے اسے خطرہ ہے کہ اگر ECO میں معیشت اور اقتصادیات سے ہٹ کر دیگر معاملات اٹھائے جائیں گے تو اسے ہدف تنقید بننے والے ممالک کی ناراضی مول لینے کا خطرہ درپیش ہوسکتا ہے۔ اس سے قبل ایرانی صدر ہاشمی رفسنجانی نے اپریل میں اشک آباد میں منعقد کی جانی والی ECO کی چوتھی سربراہی کانفرنس کے دوران اپنے خطاب میں امریکہ، اسرائیل اور لبنان کی حکومتوں پر شدید تنقید کی تھی۔ رفسنجانی نے - جنھوں نے سربراہی اجلاس سے کچھ عرصہ قبل ہی لبنان کا سرکاری دورہ کیا تھا - اپنی تقریر میں کہا "صیہونی دہشت گرد بے گناہ شہریوں کے قتل عام کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اسرائیل کی طرف سے لبنانی شہریوں کا قتل عام اس حقیقت کے پیش نظر زیادہ قابل مذمت ہے کہ اسے امریکہ کی بھرپور پشت پناہی حاصل تھی"۔ اُنھوں نے جنوبی لبنان کے سلسلہ میں جنگ بندی معاہدہ پر تبصّرہ کرتے ہوئے کہا تھا: "جنگ بندی معاہدہ سے امن تو کیا قائم ہوگا، البتہ اس کے نتیجے میں پوری لبنانی قوم کو تباہی سے دوچار کرنے کا انتظام کرلیا گیا ہے"۔ اُنھوں نے لبنان کی حکومت کو "غیر قانونی" اور "بے دست و پا" حکومت قرار دیا۔ سربراہی کانفرنس میں پاکستان کے صدر فاروق احمد خان لغاری نے بھی کشمیر میں بھارت کی دہشت گردی پر مبنی کارروائیوں سے پردہ اٹھایا تھا۔